دینی مدارس اور بنیادی دینی تعلیم

مفتی عزیز الرحمان، چمپارنی، جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۵

بحیثیت مسلمان شریعت کے فرائض میں اپنی اولاد کی پرورش و پرداخت اور کفالت کی طرح اسلام کے بنیادی عقائد و مسائل سے انھیں واقف کرانا اہم فریضہ ہے۔ ملت کی زندگی کا انحصار اسی پر ہے کہ وہ ملت جس کے لئے خدا کی طرف سے آئی ہوئی کتاب و سنت جو ایک مقبول اور متعین دین کی صورت میں ہے، اس پر نہ صرف جینا مرنا ضروری ہے بلکہ نئی نسل کے لئے اس کی تعلیم کا انتظام اور یہ اطمینان ضروری ہے کہ وہ بھی اسی خدائی تعلیم اور متعین دین پر زندہ رہے گی، جس کے بارے میں قرآن کریم میں مختلف پیرائے میں بار بار تاکید کی گئی ہے۔ فرمایا گیا: "واعبد ربک حتی یاتیک الیقین" اپنے رب کی فرماں برداری کرو یہاں تک کہ موت آجائے۔ اور دوسری جگہ فرمایا گیا۔

"ولا تموتن الا و انتم مسلمون" اور نہ موت آئے تمہیں مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو، اور فرمایا گیا۔

"قوا انفسکم و اھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ" اے ایمان والو بچاؤ اپنے آپکو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے جسکے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

* * *

ملت اسلامیہ ہند کی ذمہ داری اس ملک میں اس اعتبار سے بھی بہت بڑھ جاتی

ہے کہ یہاں حکومت کی طرف سے کوئی لازمی طور پر ایسا نصاب تعلیم یا نظام جاری نہیں ہے بلکہ ایسا نظام اور نصاب تعلیم جاری ہے جو اسلام کے بالمقابل عقائد کی تعلیم پر مشتمل ہے، اور جس میں توحید و رسالت کے بنیادی عقائد کے منافی شرک و وثنیت کے مضامین پڑھائے جاتے ہوں، جہاں مسلمان بچے بھی دوسری مذہبی قوم کی دیومالا (یعنی MYTHOLOGY) پڑھنے پر مجبور ہوں، جن پر خدانخواستہ یقین کر لینے سے کوئی مسلمان نہیں رہ سکتا۔

جس ملک میں نصاب تعلیم طرز تعلیم (رسم) و محاضرات کتابیں اور ذرائع ابلاغ (میڈیا) کے ذریعہ مسلمانوں اور ان کی نسلوں کی نہ صرف ذہنی و فکری اور تہذیبی نسل کشی کی کوشش کی جارہی ہو بلکہ مذہبی و اعتقادی نسل کشی کی بھی اور مسلمان نسلوں کے ذہن کو شرکیہ عقائد اور وثنیہ نظریات، باطل افکار کی سموم لہروں سے متاثر کر کے مذہب سے بیگانگی اور اجنبیت پیدا کرنے کی کوشش جاری ہو، ایسی صورت حال میں مسلمانوں پر اپنی آئندہ نسل اور اولاد کو اعتقادی ایمانی اور ذہنی طور پر مسلمان رکھنے کا انتظام کرنا اور انکو بنیادی دینی تعلیم کے انتظام کی ذمہ داری کا احساس انتہائی ضروری اور اپنی اولاد کے حق میں ان کی کفالت ان کی صحت ان کے لباس اور عام تعلیم کے مقابلہ میں زیادہ لازمی اور ضروری سمجھنا ہوگا جس طرح حضرت یعقوب علیہ السّلام نے اپنی اولاد سے "ماتعبدون من بعدی" کے سوال اور جواب نعبد الٰهك واله آبائك ابراهيم واسماعيل واسحاق کے ذریعہ کیا تھا۔

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ فرماتے ہیں۔

ہندوستان کی ملت اسلامی کو اپنی اولاد اور نئی نسل کی بنیادی دینی تعلیم کی ذمہ داری غذا اور ضروریات زندگی کی فراہمی کے برابر بلکہ ان سے زیادہ ہی کرنی ہوگی اس کے لئے آزاد مکاتب و مدارس کا قیام گھروں میں دینی ماحول پیدا کرنے خواتین

دستورات کے ذریعہ بنیادی عقائد سے واقف کرنے کا اہتمام اسی طرح انبیاء و رسل کی خصوصیت کے ساتھ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت و سیرت سے نہ صرف آشنا اور متعارف بلکہ گرویدہ و معتقد بنانے کی کوشش اور ایمان و توحید کی محبت کفر و شرک سے نفرت اور غیر اسلامی طور طریق سے وحشت ان کی گھٹی میں اتارنے کی ضرورت ہے، اسلام کے بنیادی عقائد جن پر دین کی بنیاد ہے اور ایمانیات کے کسی جز سے انکار جس طرح ایک آدمی کو دائرۂ اسلام سے دائرۂ کفر میں پہنچا دیتا ہے غور کرنے کی بات ہے کہ ان اجزاء ایمان سے واقفیت کتنا اہم ہوگا، صورت حال یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اور ہماری قوم کی نئی نسل کی اکثریت ان بنیادی عقائد سے ناواقف ہے، اسی طرح روزمرہ کے مسائل اور شریعت کے وہ حصے جن سے زندگی میں عمومی طور پر ہر ایک کو سابقہ پڑتا ہے، اس کو عمومی اشاعت کی طرف کتنی توجہ کی ضرورت ہے۔

مشہور حدیث نبوی طلب العلم فریضة علی کل مسلم سے حصول علم کی عام طور پر فرضیت سے اکثر علماء نے بنیادی تعلیم مراد لیا ہے۔

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ایک مسلمان اپنی اولاد کے چند روزہ زندگی کے آرام و آسائش ذریعہ معاش اور وقار کے لئے تو سوچ سوچ کر گھلتا ہے مگر اپنی اسی محبوب اولاد کے قبر و حشر اور آخرت کی زندگی کے بارے میں کوئی فکرمندی نہ ہو، حاصل یہ کہ پوری ملت میں دین کی بنیادی تعلیم کا عمومی نظم ہونا اور اس کے لئے انتظام کی طرف توجہ دینا جہاں علماء کرام اور ذی ہوش لوگوں کی ذمہ داری ہے، وہیں عام مسلمان بھی اس ذمہ داری سے سبکدوش نہیں۔

قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جتنے انبیاء کرام تشریف لائے ہیں سب سے پہلے انہوں نے اپنے اہل و عیال اور اپنی قوم کو بنیادی عقیدے کی دعوت

دی اور انھوں نے بنیادی تعلیم کی طرف مشترکہ طور پر توجہ دی ہے۔

متعدد انبیاء کرام کی یہ مشترکہ دعوت (یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ) قرآن نے بیان کیا ہے، اسی طرح خدا کی صفت خبیر اور لطیف اور انسانی زندگی کے حساب وکتاب اور میدان حشر میں جزا بدھی کا تصور حضرت لقمان نے اپنے بچے سے نہایت پیارے انداز میں ذکر فرمایا ہے، ارشاد ہے، "یٰبنیّ انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السمٰوٰت او فی الارض یات بھا اللہ ان اللہ لطیف خبیر" (لقمان)

اے میرے پیارے بیٹے اگر رائی کے دانے کے برابر کوئی گناہ کسی پہاڑ کی کھوہ میں یا آسمان و زمین میں ہوگا تو خدا کے علیم و خبیر قیامت کے دن اس کو حاضر کر دے گا اس لئے کہ وہ انتہائی باریک بیں اور ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے،

ملک میں بنیادی دینی تعلیم:

یوں تو ملک کے ہر چھوٹے بڑے مدارس بنیادی دینی تعلیم کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

معیاری جامعات:

بڑے مدارس جہاں معیاری تعلیم ہوتی ہے، اور اس پر زور بھی دیا جاتا ہے ان معیاری مدارس میں ان طلباء اور اساتذہ کی اہمیت بھی ہے جو اعلیٰ تعلیم دے رہے ہیں۔ مگر جو بڑے ادارے ہزاروں کی تعداد میں علماء اور فضلاء و حفاظ کرام تیار کر رہے ہیں ان کی اکثریت مسلمانوں کی چھوٹی بڑی آبادی میں مسلمان بچوں اور بچیوں کی ابتدائی اور بنیادی تعلیم کی خدمت میں مشغول نظر آتی ہے بہت ہی پسماندہ

بستیوں میں بہت کم تنخواہوں پر ذی استعداد علماء اور حفاظ و قراء خدمت انجام دے رہے ہیں، اس کا حاصل یہ ہوا کہ ہمارے بڑے مدارس دراصل مکاتب اور چھوٹے مدارس کے لیے افراد سازی کا کام کر رہے ہیں، اسی طرح ان میں بہت سے معیاری مدرسوں کے زیرِ انتظام اور زیرِ نگرانی ان کے علاقوں میں مکاتب چل رہے ہیں یا بنیادی تعلیم کے لئے ان کی متعدد شاخیں چل رہی ہیں۔

مستقل بنیادی تعلیم کے لئے نظام!

ہندوستان میں ناچیز کے ناقص علم کے مطابق بہت سی تنظیمیں اور مستقل کمیٹیاں ہیں، جو صوبائی اور ضلعی پیمانے پر مسلمان بچوں اور بچیوں کی بنیادی تعلیم کے لئے مکاتب کا نظام چلا رہے ہیں، جیسے دینی تعلیمی کونسل، مجلس دعوت الحق، جمعیۃ حزب اللہ بہار۔

بڑے شہروں میں مساجد کا نظام!

ہندوستان میں ہر بڑے شہر بمبئی، دلی، کانپور، لکھنؤ وغیرہ میں اکثر مساجد میں مکاتب کا نظام چل رہا ہے، جن میں مسجدوں کے امام یا دوسرے معلمین بنیادی تعلیم کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

دیہاتوں میں خود کفیل مکاتب!

دیہاتوں میں بھی مسلمان مکاتب کا نظام چلا رہے ہیں، اس کے علاوہ گورنمنٹ پرائمری اسکولوں کا نظام چلا رہی ہے، مگر افسوس اور غور طلب بات یہ ہے کہ دیہاتوں میں تعلیمی ماحول نہ ہونے کے سبب مسلمانوں کے اکثر بچے ان مکاتب سے فائدہ نہیں

اٹھارہ سو میں، اسی طرح شہروں میں بھی اکثریت دینی بنیادی تعلیم سے محروم رہ جاتی ہے، زیادہ سے زیادہ گھروں میں کہیں معلم کے ذریعے برائے نام تعلیم دلائی جارہی ہے، مگر غریب طبقہ کی اولاد دیہاتوں سے شہروں میں آکر ہوٹلوں، موٹر گیرجوں اور اسی طرح کے فرلیا کاموں میں لگ جاتی ہے.

غرضیکہ بلا امتیاز مسلمانوں میں تعلیم کی اہمیت کے نہ ہونے کے سبب کافی بچے بنیادی دینی تعلیم سے محروم رہ کر پوری زندگی غیر اسلامی گذارتے ہیں.

اگر ہمارے گھروں میں ہر باپ اپنی اولاد کے لئے خوراک پوشاک کے ساتھ اسلامی عقائد و اعمال کو ان کی روحوں میں پیوست کرنے اور ان کے دل و دماغ کی گہرائی میں اتارنے کی طرف متوجہ رہے اور اس ذمہ داری کا احساس اس پر طاری رہے، تو کیا عجب ہے کہ کوئی مسلمان بچہ ماں کی گود اور گھر کے ماحول سے اس طرح اسلامی تعلیمات وفکر کا حامل اور اسلامی زندگی کا شیدائی نہ بن جائے کہ کوئی باد سموم اس کے ایمان وعقیدہ کو جھلسا سکے اور کوئی طوفان اس کے ایمان سے ٹکرا کر پاش پاش نہ ہوجائے اللہ کے رسول صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد اور زیر اثر لوگوں کی دین وشریعت اور ضرورت کے سلسلے میں نگہبانی اور نگرانی کے فریضہ کو یاد دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا! "کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ" (مشکوٰۃ) تم میں کا ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اپنے زیر اثر لوگوں کے بارے میں پوچھ ہوگی. شوہر سے بیوی کے سلسلے میں باپ سے اپنی اولاد کے بارے میں گھر کے سرپرست سے گھر والوں کے سلسلے میں مکھیا چودھری سے اپنے شہر اور گاؤں کے لوگوں کے سلسلے میں بادشاہ سے اپنی رعایا کے بارے میں.

اس ذمہ داری کو کسی ایک طبقہ کے لئے مخصوص نہیں کیا گیا ہے بلکہ ہر بڑا اپنے چھوٹوں کی تعلیم وتربیت کا ذمہ دار ہے اور یہ ذمہ داری اپنے اپنے دائرہ میں مخصوص فریضہ

فرض کے درجے میں ہے اس لئے کہ اس ملت کے لئے جس کے لئے خدائی تعلیم اور ایک مقبول ومتعین دین پر نہ صرف جینا اور مرنا ضروری ہے بلکہ اپنی اولاد ونسل کے لئے یہ انتظام واطمینان بھی ضروری ہے کہ وہ بھی اسی متعین ومقبول دین پر زندگی گذارے گی اسی لئے قرآن میں حکم دیا گیا "واعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین" اپنے رب کی بندگی کرو یہاں تک کہ موت آجائے۔ تو جس طرح آخری دم تک عبدیت واطاعت فرض ہے اور دین اسلام کے ساتھ ایسا تمسک اور شریعت میں تصلب کہ موت اسی مذہب ودین پر آئے" ولا تموتن الا وانتم مسلمون" نہ مرو مگر تم اسلام کی حالت یا استقامت علی الدین یہ ہے کہ ہر حال پر اس آسمانی شریعت پر قائم رہے اور قائم رکھنے کی حکمت عملی اختیار کرے۔ اس ہدایت کے ساتھ ملت اسلامیہ کے ہر بچے کو بالخصوص اپنی اولاد کو کم از کم بنیادی دینی تعلیم سے آگاہ کرنا یہ اسی ہدایت کا اہم حصہ ہے اور اس سے غافل رہکر اپنی عبادت وطاعت پر مطمئن ہو جانا روح شریعت اور نشاء خداوندی سے لاعلمی یا اعراض ہے۔ اس لئے دین کے دوسرے نظام کے ساتھ اس ملک کے اندر مسلمان بچوں کے لئے بنیادی دینی تعلیم کا منظم اور منصوبہ بند نظام کے لئے جد وجہد میں نہ یہ کہ ملت کے صرف علماء کرام کی یہ ذمہ داری ہے بلکہ قوم کے تمام طبقوں، تنظیموں اور اداروں کی یہ ذمہ داری ہے۔

اس سلسلے میں ہمیں بنیادی طور پر غور کرنا چاہیئے کہ ہماری قوم میں بنیادی دینی تعلیم جو شرعاً صد فی صد ضروری ہے۔ موجودہ حالات میں ہمارے مذکورہ نظام سے کتنا فی صد کام ہو رہا ہے اور بقیہ کے لئے کون سا نظام مؤثر اور دوررس ہو سکتا ہے اس نکتہ پر غور کرتے ہوئے قوم کے بچوں کی مختلف حالتوں کا اندازہ کرنا اور انکے مختلف حالات کے اعتبار سے نقشہ مرتب کرنا ہی قابل عمل ہو سکتا ہے۔

اس ناچیز کی ناقص رائے میں نئی نسل کی مندرجہ ذیل قسمیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ وہ بچے جو کمسنی میں غیر مسلم انتظامیہ کے تحت قائم نرسری اسکولوں کانونٹوں میں داخل کر دیئے جاتے ہیں۔

۲۔ وہ بچے جو بچپن ہی میں موٹے چھوٹے کاموں میں لگا دیئے جاتے ہیں۔

۳۔ وہ بچے جن کے والدین یا سرپرست ان کے لئے گھروں پر بنیادی دینی تعلیم کے لئے استاذ کا نظم کرتے ہیں۔

۴۔ وہ نوجوان جو اسکولوں کالجوں میں بچپن ہی سے داخل ہونے کے سبب بنیادی دینی تعلیم سے بے بہرہ رہ جاتے ہیں۔

۵۔ وہ نوجوان یا عمر دراز لوگ جو اپنی یا سرپرستوں کی کوتاہی سے بنیادی تعلیم سے محروم رہ گئے۔

ان پانچ قسموں میں بنیادی دینی تعلیم کو عام کرنے کی مہم میں الگ الگ انداز میں کام کرنے سے ہی کامیابی مل سکتی ہے۔ ناچیز کی رائے میں مندرجہ ذیل تجویزوں پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ نرسری اسکولوں اور کانونٹوں میں داخل چھوٹے بچوں کے لئے اسی قسم کے متبادل نرسری اسکول کا نظام جن میں انگریزی اور جدید تعلیم کے ساتھ عقائد اور بنیادی دینی تعلیم کا عنصر غالب عنصر شامل ہو اور ان کی تربیت کے لئے اسلامی ماحول فراہم ہو۔

۲۔ دوسری قسم کے بچوں کے والدین میں تعلیم کی اہمیت و ضرورت کے ساتھ ان میں اولاد کی تعلیم و تربیت کا احساس فرض پیدا کر کے انھیں مکاتب و دینی مدارس میں داخل کرنے پر آمادہ کیا جائے ساتھ ہی ان بچوں کے لئے سہولتوں اور اعانت کے ذریعہ بنیادی دینی تعلیم کا نصاب جو عقائد پر مشتمل ہو انکے لئے فراہم کیا جائے۔

۳۔ ٹیوشن کے ذریعہ پڑھائے جانے والے بچوں کو بنیادی دینی تعلیم کا ایسا نصاب

جو ضروری عقائد اور روزمرہ کے مسائل اور سیرت طیبہ پر مشتمل ہو۔

۴۔ عصری تعلیم گاہوں میں داخل طلباء کو صباحی یا مسائی یا ہفتہ وار پروگرام کے ذریعہ بنیادی دینی تعلیم سے روشناس کرایا جائے۔

۵۔ عمر دراز تعلیم یافتہ یا غیر تعلیم یافتہ کاروبار میں مشغول لوگوں کے لئے جزوقتی نظام تعلیم مؤثر ہو سکتا ہے۔

امت اسلامیہ ہند کے اندر اسلام کی بنیادی تعلیم لوگوں کے مختلف احوال و ظروف کے اعتبار سے عام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ منصوبہ بند طریقے سے جدوجہد کی جائے اس سلسلے میں پورے ملک کے ارباب حل وعقد کی ایک مرکزی رابطہ کمیٹی برائے بنیادی دینی تعلیم تشکیل دی جائے جس کی ذمہ داری یہ ہو کہ ملک کی دوسری تمام ریاستوں میں ریاستی رابطہ کمیٹی کی تشکیل دے کر اس کو ضلع اور بلاک کی سطح پر فعال بنائے اس نظام تعلیم کو رائج کرنے کے لئے ہر علاقے کے دینی مدارس کے ذمہ داروں با اثر علماء کرام اور علم دوست افراد کا تعاون حاصل کرے اور باہم مشورے اور معاونت سے اس کو انجام دینے کی جدوجہد کرے اسی طرح ہر ضلع کو جغرافیائی طور پر تقسیم کر کے اس پر ایک نگراں کمیٹی مقرر کرے اگر اس نظم اور منصوبہ بند طریقے سے اس اہم کام کو کرنے کے لئے لوگ تیار ہو گئے تو خدا کی ذات سے امید ہے کہ ہم آئندہ کچھ سالوں میں اپنی نئی نسل کو کم از کم بنیادی دینی تعلیم سے صدفی صد واقف کرانے میں کامیابی حاصل کرلیں گے۔

ختم شد